میں ہیں۔ احرار، شاہ جی کی جماعت ہے۔ انھوں نے اپنے رفقاء کے ساتھ اس کو خون جگر دیا، شہدا ختم نبوت کا مقدس خون ہمارا اثاثہ ہے، ہمیں ختم کرنے والوں کی خوش فہمی ختم ہو جانی چاہیے، پوری دنیا میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد احرار کا صدقہ جاریہ ہے، ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی تمام جماعتیں اور کارکنان ہمارے اپنے ہیں، ہم ان سے جدا نہیں، ۹ر مارچ ۲۰۱۸ء کو ایوان اقبال لاہور میں ''امیر شریعت کانفرنس'' دراصل شاہ جی کے کردار کو زندہ کرنے کی سعی کا حصہ ہے۔

جیسا کہ ہم پہلے بھی لکھ چکے ۱۰ر مارچ، ہفتہ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بادشاہی مسجد میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس اور پھر ۱۱ر مارچ اتوار کو انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے زیر اہتمام ایوان اقبال لاہور میں ہی ختم نبوت کانفرنس، دراصل کانفرنسوں کا خوب صورت ''سہ روزہ'' بن گیا ہے، ان تینوں اجتماعات میں شاہ جی کا تذکرہ ہوگا اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی بات کی جائے گی، تمام مکاتب فکر کی قیادت کا خوب صورت گلدستہ ہوگا، جو شاہ جی کی بصیرت کی عکاسی کرے گا اور فتنۂ ارتداد مرزائیہ کے تار پور بکھیر کر رکھ دے گا، اللہ تعالیٰ نظر بد سے محفوظ رکھیں اور ہم سب کو مل جل کر شاہ جی، ان کی جماعت احرار، اور چراغ مصطفوی ﷺ کو جلائے رکھنے کی توفیق سے نوازیں، آمین، یارب العالمین!

قانون توہین رسالت، مسلسل عالمی ایجنڈے کی زد میں!

آئین کی اسلامی دفعات خصوصاً قانون توہین رسالت اور قانون تحفظ ختم نبوت مسلسل عالمی کفریہ ایجنڈے کی زد میں ہیں اور یہ سب کچھ انسانی حقوق کے تحفظ اور قوانین کی اصلاح کے نام پر کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں، ۹ر فروری ۲۰۱۸ء کو سینٹ کی قائمہ کمیٹی برائے ہیومن رائٹس میں توہین رسالت سے متعلق مجوزہ ترمیمی بل کا مسودہ پیش کرنے پر حکومت کی اتحادی جماعت جمعیت علماء اسلام کے سینیٹر مفتی عبدالستار (مستونگ، بلوچستان) نے شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ: ''توہین رسالت کا مرتکب واجب القتل ہے، اسے تبدیل کرنے کا قانون قبول نہیں کریں گے، وزیر قانون زاہد حامد کے استعفے کی طرح مزید بحران پیدا ہوگا، توہین رسالت قانون میں تبدیلی کی گئی تو کوئی نہیں بچے گا، کمیٹی نے خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ کا بل ۲۰۱۷ء اتفاق رائے سے منظور کرلیا، کمیٹی کی چیئر پرسن نسرین جلیل نے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش پر توہین رسالت ترمیمی بل کو ملتوی کردیا، سینٹ کی قائمہ کمیٹی برائے ہیومن رائٹس کا اہم اجلاس پارلیمنٹ ہاؤس میں ہوا، جس کی صدارت سینیٹر نسرین جلیل نے کی، اجلاس میں جمعیت علماء اسلام کے سینیٹر مفتی عبدالستار نے ابتدا میں ہی احتجاج شروع کردیا، انہوں نے توہین رسالت کے ترمیمی بل کا مسودہ اجلاس میں شامل کرنے پر سخت تنقید کی، پی پی پی کی سینیٹر سحر کامران خان نے مفتی عبدالستار سے سوال کیا کہ پشاور میں مشال خان قتل کیس کی آپ کیا تشریح کرتے ہیں، تو مولانا نے کہا کہ ۲ گواہوں کے بیانات کے بعد توہین رسالت کا مرتکب شخص واجب القتل ہے، ۱۹۷۳ء کے آئین نے توہین رسالت کے مرتکب شخص کی سزا بیان کردی ہے، یہ مرزائیوں کی سازش ہے، حکمران اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں، قانون میں تبدیلی تو درکنار اس کا سوچا بھی گیا تو کروڑوں عوام سڑکوں پر آجائیں گے، ملکی نظام جام ہوجائے گا، دھرنوں کا سلسلہ شروع ہوجائے گا، حکمران سازش کررہے ہیں کہ واجب القتل شخص کی سزا کو عمر قید میں تبدیل کیا جائے، مگر ایسا نہیں ہونے دیں گے، جانوں کا